نظم - قائدِ حق شناس

قائدِ حق شناس نے پھر سے
سات سیٹوں پہ انتخاب لڑا

لوگ اتنے فریفتہ نکلے
سات کی سات پر ہی جیت گیا

جشن ایسا کہ حال مت پوچھو
گولیوں سے ہوائیں گونج اٹھیں

خوب ابھرے فضاؤں میں نعرے
حامیوں کی صدائیں گونج اٹھیں

ایک ہی سیٹ چاہیے تھی اُسے
چھ پہ ضمنی کرایا جاتا ہے

گویا خدمت تو بعد میں ہوگی
پہلے چُونا لگایا جاتا ہے

Faqeer Sein

انتخابات بے شمار ہوئے
کیا کسی کو کبھی خیال آیا

بیسیوں ہو چکی ہیں ترمیمیں
کیا کسی ذہن میں سوال آیا

اُن نشستوں پہ منتخب ہونا
جن کو فوراً ہی چھوڑ دینا ہو

ایسے رشتوں میں منسلک ہونا
جن کو فوراً ہی توڑ دینا ہو

یہ زیاں ہے وطن کی دولت کا
یہ غریبوں سے بے وفائی ہے

ایسا لگتا ہے رہنماؤں کی
ہم سے ساری لگن ہوائی ہے

یہ روایت چلی تھی بھٹو سے
پھر کسی کو نہیں خیال آیا

Faqeer Sein

یہ کِیا ہے شریف کنبے نے
اِسکو عمران نے بھی اپنایا

وہ جو پائی بچا نہیں سکتا
روپیہ کس طرح بچائے گا

ہمکو تاخیر ہو چکی ہوگی
جب یہ نکتہ سمجھ میں آئے گا

زندگی کا تو کچھ پتا ہی نہیں
کیا پتا کب گریں گزر جائیں

دل میں جو بھی خیال ابھرے ہیں
سائیں سوچا بیاں تو کر جائیں

Faqeer Sein